



سوال

(593) غلہ عشر یا فطر۔ یا چرم عقیقہ یا چرم قربانی لپٹنے ہاتھ سے خرچ کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غلہ عشر یا فطر۔ یا چرم عقیقہ یا چرم قربانی لپٹنے ہاتھ سے خرچ کرنا جائز ہے۔ یا نہیں؟ اگرچہ سردار بھی بطور نام نہاد (مسن بزرگ جو کہ موجود ہوں) کیا ان کی اجازت اور مشورے سے خرچ کیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مقررہ سردار کی بیعت کے وقت چرم قربانی وغیرہ کا انتظام اگر اس کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور سب بیعت کنندوں نے تسلیم کیا ہے۔ تو اس کی معرفت خرچ کرنا چاہیے۔ اور اگر سردار یا امیر کوئی نہیں۔ تو خود تقسیم کر سکتا ہے۔ حدیث ان لم یکن امیر الحدیث

تشریح

ادائے زکوٰۃ "سرا" و "علانیہ" اصالتہ و نیابتہ بلا ریب روا ہے۔ یعنی اصلاً خود مالک مذکی ہوگا۔ اور نیابتاً ساتھ اذن دینے غیر کو کہ وہ غیر اصل مالک کی طرف سے ادا کر دے۔ اور غیر عام ہے۔ کہ سلطان رئیس اعظم ہو یا کوئی اور ادنیٰ شخص دیہانت دار ہو لیکن نیابتاً میں زکوٰۃ اعلانیہ ادا ہوگی۔ اور اصالتہ کی صورت میں کما حقہ پایا جائے گا۔ اور انشاء اقولی ہے۔ علانیہ سے الی آخرہ۔ فتاویٰ نزییریہ ج 1 ص 491) مسلمانوں کا اگر امام یا خلیفہ ہے تو زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر امام کو دینا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

جلد 01 ص 747

محدث فتوى